© rasailojaraid.com

صلٰوتہٗ" (فتح الباری ص ۲۵۲ ج ۲)

امام شوکانی لکھتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے:

"وَالْاَدِلَّةُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ الْفَتْحِ مُطْلَقًا" (نیل الاوطار ص ۲۹۶ ج ۲)

فرمایا کہ اگر اس کے لیے اور کوئی دلیل نہ ہوتی تو بھی "تعاون علی البر والتقوٰی" کافی ہوتا:

"فَلَوْ قَدَّرْنَا عَدَمَ وُرُوْدِ دَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّتِهٖ لَكَانَ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" (السیل الجرار ص ۲۴۵ ج ۱)

(۲)

تشہد میں شامل ہونے والے کی نمازِ جمعہ؟

دائرہ دین پناہ (ضلع مظفر گڑھ) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ایک مسلمان نمازِ جمعہ میں حالت تشہد میں جماعت کے ساتھ مل جاتا ہے، کیا اس کی نماز ادا ہو جائیگی؟"

الجواب:

ایک قول یہ ہے کہ نمازِ جمعہ شمار نہیں ہو گی، اب اس کو ظہر کی چار رکعتیں ادا کرنا ہوں گی، اس سلسلے میں مرفوع روایات تو تسلی بخش نہیں ہیں، البتہ موقوف آثار اس کے بارے میں بالکل واضح ہیں کہ ایک رکعت پالی تو جمعہ ہو گیا، ورنہ ظہر ادا کی جائے:

"قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكِ الرُّكُوْعَ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا"

(ابن ابی شیبۃ ص ۱۲۸ ج ۲، ۲۹)

وَكَذَا قَالَ الْاَسْوَدُ وَالشَّعْبِيُّ (ایضاً ص ۱۲۹ ج ۲) وَهٰذَا قَوْلُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ (ایضاً ص ۱۳۰ ج ۲)

اہل حدیث علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: کہ جو شخص تشہد میں مل جاتا ہے وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی اس کا جمعہ ہو گیا:

"عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ اَدْرَكَ التَّشَهُّدَ فَقَدْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ» (مصنف ابن ابی شیبہ صـ ۱۳۱/۲)

یعنی عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ: "جو شخص تشہد پا لیتا ہے اس کی نماز ہو گئی!"

حکم اور حماد سے امام شعبہ نے پوچھا کہ ایک شخص اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نماز میں شریک ہو جاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی جمعہ ہو گیا:

«عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَجِيءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ قَالَا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صـ ۱۳۱/۲)

یہی بات حضرت ضحاک اور حضرت امام نخعی نے بھی کہی ہے (ایضاً صـ ۱۳۱/۲)

راقم الحروف کے نزدیک بھی یہی قول اقرب الی الصواب ہے۔ نماز کوئی ہو، جب اس میں ایک نمازی کسی بھی مقام میں شریکِ جماعت ہو جاتا ہے، تو اس کی وہ نماز وہی شمار کی جاتی ہے جس میں وہ شریک ہوتا ہے۔ وہ ظہر ہو عصر، یا اور کوئی نماز — پھر جمعہ کی نماز اس سے کیوں مستثنیٰ کی جائے؟

وجہ مغالطہ:

اصل میں مغالطہ کا بنیادی سبب روایات کے یہ الفاظ بن جاتے ہیں کہ "جس نے رکوع پالیا رکعت ہو گئی ورنہ نہیں" مثلاً «مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا!»

اس سلسلے میں اس حد تک ہم بھی اتفاق کرتے ہیں کہ: رکوع میں شرکت کے بغیر رکعت نہیں بنتی لیکن کیا، جو نماز سمجھ کر اس میں نمازی نے شرکت کی ہے وہ نماز اسے مل گئی ہے یا نہیں؟ — جن حضرات نے یہ فیصلہ فرمایا کہ، اسے وہ نماز نہ مل سکی، ہمارے نزدیک یہ استنباط صحیح نہیں ہے، کیونکہ آخری تشہد بھی نماز کا حصہ ہے۔ جب اس میں شرکت نصیب ہو گئی تو جیسا کہ دوسری نمازوں کی بات ہے، اسے بھی انہی نمازوں کے ساتھ رکھنا چاہیے جو ایسی صورت میں شمار کی جاتی ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ نماز کا زیادہ حصہ نہیں پا سکے تو اس کے لیے یہی کہا جائے گا کہ وہ ان کو نہیں ملی، کہ «حُكْمُ الْأَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ» — لیکن سوال یہ ہے کہ: ظہر کی رکعتوں میں سے اخیری رکعت کے صرف رکوع کے پالینے سے وہ مدرک نماز کیسے بن گئے؟ حالانکہ اکثر حصہ میں وہ شریک نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو سکے ؟

نماز کا دائرہ، سلام پھیرنے تک ممتد ہے۔ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع ہوتی اور سلام پھیرنے پر ختم ہوتی ہے :

"تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ" (ترمذی وغیرہ) مجموعی لحاظ سے یہ روایت قابلِ احتجاج ہے۔ (نیل ص ۲/۱۴۵) جب یہ صورتِ حال ہے تو پھر یہ کیوں کہا جائے کہ نمازی اس نماز کو نہیں پا سکے ؟

بہر حال راقم الحروف کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ : التحیات (تشہد) میں بھی اگر کوئی شریک ہو جاتا ہے تو اس کا جمعہ ہو گیا، ہاں جتنا حصہ امام کے ساتھ ادا نہیں کر سکا تو اُس کو اُٹھ کر پورا کر لے ـــــ ہاں اگر اس سلسلے میں کوئی صحیح اور مرفوع متصل حدیث موجود ہے تو پھر ہم اپنے اس نظریہ پر اصرار نہیں کریں گے، امام ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں ؛ امام ابنِ حبان کا ارشاد ہے، اس سلسلے کی ساری روایات معلول ہیں : امام ابنِ ابی حاتم فرماتے ہیں : اس حدیث کا کوئی وجود نہیں، یعنی جمعہ کی نماز کی رکعت نہ پا سکے تو چار رکعت ظہر والی روایت :

"قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِنَّهَا كُلَّهَا مَعْلُولَةٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ لَا أَصْلَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا الْمَعْنَى مَنْ أَدْرَكَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا" (تلخیص الجبیر ص ۱۲۷ طبع ہند)

واللہ اعلم :

علاوہ ازیں محدث کی وساطت سے مندرجہ ذیل سوالات کیے گئے ہیں :

۱۔ عورت کے سر کے بال ستر میں شامل ہیں یا نہیں ؟ (از گوجرانوالہ ۔ ڈار)

۲۔ نمازِ جمعہ کے تشہد کے مدرک کا جمعہ ہو گیا یا اب وہ ظہر ادا کرے ؟ (فاروقی)

۳۔ جنت میں مردوں کے لیے تو حوریں ہوں گی عورتوں کے لیے کیا ہو گا ؟

۴۔ ذبح کے وقت ذبح کرنے والے کے جذبات کیسے ہونے چاہئیں ؟

۵۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا جائز ہے یا نہ ؟

۶۔ کسی تبلیغی جلسہ میں عورتیں مبلغ کو دیکھ سکتی ہیں یا نہ ؟

۷۔ بیت الخلاء میں کپڑوں پر جو مکھیاں بیٹھتی ہیں ان سے کپڑا پلید ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

۸۔ رشوت مجبوری بن گئی ہے، کیا ایسی صورت میں بھی راشی اور مرتشی لعنتی ہیں ؟

© rasailojaraid.com